دل کی بات:

نفاذِ اسلام .... یک نکاتی ایجنڈا

پاکستان سیاسی اتحادوں، جلسوں اور ریلیوں کی زد میں آیا ہوا ہے۔ ہر سیاسی جماعت اقتدار پر شب خون مارنے کے در پے ہے۔ اور ان جماعتوں کے سربراہ وزیر اعظم کا حلف اٹھانے کے لئے شیروانیاں سلوائے بیٹھے ہیں۔ ان سب میں اگرچہ مفادات کا شدید ٹکراؤ ہے۔ مگر یہ سب نواز شریف کو ہٹانے کے یک نکاتی ایجنڈے پر متحد ہیں۔ لیکن عوام ان کا ساتھ دینے پر آمادہ نظر نہیں آتے۔ ان حالات میں ملک کی دینی جماعتوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ آگے بڑھیں، باہمی اختلافات ختم کریں اور قیام و نفاذِ شریعتِ الٰہیہ کے لیے کمر بستہ ہو جائیں۔

گزشتہ دنوں جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمن، امیر الاحرار حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، کی عیادت کے لیے ملتان تشریف لائے تو حضرت الامیر مدظلہ نے مولانا فضل الرحمن سے دوران ملاقات فرمایا کہ "لادین جماعتیں" نواز شریف ہٹاؤ" کے یک نکاتی ایجنڈے پر اکٹھی ہو سکتی ہیں تو دینی جماعتوں کو بھی چاہیئے کہ وہ نفاذِ اسلام کے یک نکاتی ایجنڈے کو بنیاد بنا کر اپنی ساری قوتیں اور توانائیاں اس کے لیے کھپا دیں"۔

ہمارے ذمہ جدوجہد کرنا ہے۔ نتائج آج نہیں تو کل ضرور نکلیں گے۔ اور ہمیں یقین کامل ہے کہ اگر تمام دینی رہنما صدق دل اور اخلاص کے ساتھ فروعی اختلافات کو خیر باد کہہ کر دین کی حاکمیت کے لیے ایک ناقابل تسخیر قوت میں ضم ہو جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وطن عزیز اسلام کا گہوارا نہ بن سکے۔

ماضی میں طالع آزما سیاستدانوں نے ہمیشہ دیندار طاقتوں کو استعمال کر کے انہیں اپنے مفادات کی بھینٹ چڑھایا جس سے دینی جماعتوں کی ساکھ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ لیکن اب تمام دینی قوتوں کو یہ جان لینا چاہیے کہ ان کی بقاء یکجہتی اور اتحاد باہمی میں ہی ہے۔ اگر اس نازک دور میں بھی انہوں نے ہوش کے ناخن نہ لیے اور جمہوریت جیسے اسلام کے متوازی نظام زندگی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی سعی نہ کی تو انہیں اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ پاکستان میں بھی وہی حالات رونما ہو سکتے ہیں۔ جو مصر، الجزائر اور ترکی میں پیش آ چکے ہیں۔ نفاذ اسلام کا راستہ جمہوریت نہیں انقلاب ہے، جب انقلاب آتا ہے تو پھر معاشرے کے جرائم میں شریک پیشہ ور مجرموں کے ساتھ ساتھ انہیں بھی اپنی رو میں بہا کر لے جاتا ہے۔ جو ان مجرموں کی راہ میں رکاوٹ بننے کی بجائے ان کے معاون ہوتے ہیں۔

ایسمی ری پروسیسنگ پلانٹ خوشاب قادیانیوں کے نرغے میں

مسلم لیگی حکومت نے دین دشمن عناصر کو جس طرح کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھا کر کئی دبے ہوئے فتنے پھر نئے سرے سے سر اٹھانے لگے ہیں۔ ذکری، شیعہ، عیسائی اور قادیانی بے لگام گھوڑے کی طرح دندنا رہے ہیں۔ حکومت نے پہلے بدنام زمانہ قادیانی مجیب الرحمن ایڈووکیٹ کو احتساب

سیل میں کلیدی آسامی پر فائز کیا۔ اب ٹیکسٹ بک بورڈ میں طاہر اطہر قادیانی کی تعیناتی کر کے مسلمانوں کے سینے پر مونگ دلنے کا اہتمام کیا ہے۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ آخر ہمارے حکمران منکرینِ ختم نبوت کو دھڑا دھڑ نواز کر کس کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

قادیانیوں کی تخریبی کارروائیاں کسی سے چھپی ڈھکی نہیں ہیں۔ وہ جس بھی ادارے میں گھس جائیں ان کے مقاصد اس کی تباہی و بربادی کے سوا کچھ نہیں ہوتے۔ قادیانیوں نے یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ وہ پاکستان کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رہیں گے۔ جس کی وجۂ عناد صرف اور صرف یہی ہے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے کر پوری دنیا میں ان کا ناطقہ بند کر دیا ہے اور وہ اب ہر ایک جگہ پر غیر مسلم کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔

آنجہانی ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی بدولت قادیانیوں کو پاکستان کے حساس ترین ادارے کھوٹہ پلانٹ میں ملازمتوں کے نام پر داخل ہونے کا موقع ملا اور انہوں نے یہاں اپنے قادیانی سربراہوں کے اشارے پر ایٹمی اداروں سے ایٹمی راز چرا کر پاکستان کی سلامتی کو شدید خطرات سے بارہا دوچار کیا۔ یہ تو مقامِ شکر ہے کہ اللہ نے ہمیں ڈاکٹر عبدالقدیر جیسا محب وطن عظیم سائنسدان اور باعظمت انسان عطاء فرمایا۔ جس نے قادیانی گماشتوں کے ناپاک عزائم خاک میں ملا کر پاکستان کو ایٹمی قوت کے اعزاز سے سرفراز کیا۔ پاکستان کو ڈیٹر نٹ پاور بننے سے روکنے کے لیے ڈاکٹر عبدالسلام نے بڑے ہاتھ پاؤں مارے۔ یہاں تک کہ وہ ان اداروں کو تباہی کے دھانے پر کھڑا کر کے خود احتجاجاً ملک ہی چھوڑ گیا تھا کہ ذوالفقار علی بھٹو نے قومی اسمبلی کے ذریعے ان کی اقلیتی حیثیت کا تعین کیوں کیا۔ حکومت نے آج اُسی ڈاکٹر عبدالسلام کی تصویر والا یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کیا ہے۔ جس نے وطن عزیز پاکستان کو چھوڑتے ہوئے کہا تھا کہ "میں اس ملک پر لعنت بھیجتا ہوں۔ جہاں ہمیں غیر مسلم قرار دیا جائے۔"

۲۹ ستمبر کے روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد کی خبر کے مطابق قادیانیوں نے ربوہ کے نام چناب نگر کی تبدیلی کے بعد ایٹمی ری پروسیسنگ پلانٹ خوشاب سے صرف دو کلومیٹر دور قصبہ امید بہاں کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنا لیا ہے۔ اس نئے قادیانی ہیڈ کوارٹر کے لیے تمام جدید سہولتیں حاصل کر لی گئی ہیں۔ ہر جمعہ کو باقاعدگی سے ملک بھر سے قادیانی ہفتہ وار اجلاسوں میں شرکت کے لیے یہاں پہنچتے ہیں۔ مشکوک افراد کی قیمتی گاڑیوں پر آمد و رفت اور نقل و حمل سے عوامی حلقوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔

ایٹمی پلانٹ کے نزدیک قادیانیوں کی پر اسرار سرگرمیاں کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ قادیانی اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود پاکستان کے ایٹمی قوت بن جانے پر تلملا رہے ہیں۔ خدشہ ہے کہ ان کی موجودہ سرگرمیاں ملک و قوم کو کسی آزمائش سے دوچار نہ کر دیں۔ حکومتِ پاکستان کو چاہیے کہ وہ بے حمیتی و غفلت کو چھوڑ کر غیرت و حمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیانیوں کے زیرِ زمین منصوبوں اور سازشوں کو بے نقاب کرے۔ تاکہ وطن عزیز اندرونی و بیرونی خطرات سے محفوظ ہو جائے اور کسی کو بھی اس کی طرف میلی نظر سے دیکھنے کی جرأت نہ ہو سکے۔